روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 4 دسمبر 2003ء 9 شوال 1424 ہجری- 4 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 274

توحید سب سے پہلے ہے

حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں فرمایا تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہے سب سے پہلے تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ توحید باری تعالیٰ کا اقرار کریں۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب فی دعاء النبی امتہ حدیث نمبر 6824)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا درس القرآن اور اختتامی دعا۔ 29 رمضان المبارک

آخری تینوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے جھنڈے کو بلند رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے

جماعت کی ذمہ داری ہے کہ توحید کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے اور اس کی حفاظت کرے

حضور انور کے درس القرآن کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 نومبر 2003ء بمطابق 29 رمضان المبارک بیت الفضل لندن میں قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا پرمعارف درس ارشاد فرمایا اور اجتماعی دعا کرائی۔ دور خلافت خامسہ کا یہ پہلا درس احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور دنیا بھر کی جماعتوں نے بیک وقت اس کو سنا۔ اس درس کا انگریزی، عربی، بنگالی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

درس کے آغاز میں حضور انور نے قرآن کریم کی آخری تین سورتیں سورۃ اخلاص، الفلق اور الناس تلاوت کیں اور ان کا اردو میں ترجمہ پیش فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ میں نے درس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات لئے ہیں اور اگر کسی جگہ مزید تشریح کی ضرورت ہوگی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بعض تفاسیر میں سے بعض نکات لئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تفسیر کبیر میں امام رازی اور دیگر تفاسیر کی روشنی میں سورۃ اخلاص کے مختلف نام لکھے ہیں اور بتایا ہے کہ سورۃ اخلاص کے 20 نام ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سورۃ الاخلاص میں آخری زمانہ کی دہریت اور عیسائیت جیسے فتنوں کو مٹاتے، اللہ کے وجود اور احدیت کو ثابت کرنے اور تمام اقوام کو ایک نکتہ مرکزی پر جمع کرنے کا مضمون ہے۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی توحید کے مضمون کے پیش نظر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ثلث القرآن (قرآن کا تیسرا حصہ) قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں جو اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ہے اس کی وجہ سے اس کی اہمیت ہے۔ روح البیان میں لکھا ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو اس کے ساتھ 70 ہزار فرشتے نازل ہوئے حضرت مصلح موعود نے اس کی یہ تشریح فرمائی ہے کہ فرشتوں کے نزول سے اس کی حفاظت کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کی جماعت ہے جس نے توحید کو دنیا میں قائم کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ آپ کا ایک الہام ہے کہ توحید کو پکڑو، توحید کو پکڑو، اے فارس کے بیٹو۔ تو جماعت احمدیہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ توحید کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں اور اس کی حفاظت کریں۔ حضور انور نے فرمایا دعوت الی اللہ کی طرف توجہ کریں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام ہر جگہ پہنچائیں اس زمانے میں دعوت الی اللہ کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے پرمعارف ارشادات کے ذریعہ سورۃ اخلاص کی مزید تشریح و تفسیر بیان فرمائی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس میں ہر مومن کو یہ ہدایت ہے کہ وہ اپنے زمانے میں خدا تعالیٰ کی توحید کے جھنڈے کو بلند رکھے اور کسی جابر اور دشمن دین حق سے ڈرے نہیں۔ حضور انور نے سورۃ الفلق کے بارے میں مختلف حوالوں سے تشریح فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا سورۃ الناس میں رحمانیت، رحیمیت، مالک یوم الدین اور ولا الضالین کا مضمون بیان ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ماحاصل سورۃ الناس کا یہ ہے کہ تم دجال کے فتنہ سے خدا تعالیٰ کی پناہ پکڑو، اس سورۃ سے پہلے سورۃ اخلاص ہے جو عیسائیت کے رد میں ہے، بعد اس کے سورۃ الفلق ہے جو ایک تاریک زمانہ اور عورتوں کی مکاری کی خبر دے رہی ہے اور آخر ایسے گروہ سے پناہ مانگنے کا حکم ہے جو شیطان کے زیر سایہ چلتا ہے۔ اس ترتیب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی گروہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں شیطان کہا ہے اور اخیر میں اس گروہ کے ذکر سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آخری زمانے میں اس گروہ کا غلبہ ہوگا جنکے ساتھ ایسی عورتیں ہوں گی جو گھروں میں پھر کر کوشش کریں گی کہ عورتوں کو خاوندوں سے علیحدہ کریں اور خوب یاد رکھنا کہ یہ تینوں سورتیں دجالی فتنے کی خبر دے رہی ہیں اور حکم ہے کہ اس زمانے سے خدا کی پناہ مانگو تا اس شر سے محفوظ رہو۔

حضور ایدہ اللہ نے درس کے آخر پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بیان فرمائیں ان میں سے چند یہ ہیں، اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچا دے اے میرے اللہ ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ اچھی لگے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اے اللہ تو میرے دل میں نور پیدا فرما دے، تو میری آنکھوں میں نور پیدا فرما دے اور میرے کانوں میں نور پیدا فرما دے اور میرے دائیں بائیں، اوپر نیچے، آگے پیچھے نور پیدا فرما دے اور مجھے نور مجسم بنا دے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعض دعائیں بھی پیش فرمائیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر 2 پر)

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

اور اس کی اہمیت و افادیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"یہ معاملہ بظاہر چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ اپنے اندر اتنے فوائد اور اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل دنیا کی اقتصادی حالت اور اخلاقی حالت اور اس کے نتیجہ میں مذہبی حالت جو ہے اس پر علاوہ دینی مسائل کے جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں سے یہ مسئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اقتصادی اور اخلاقی حالت کی تباہی بہت کچھ مبنی ہے ان دو باتوں پر کہ دنیا میں بعض کام کرنا چاہتے ہیں اور ان کو کام نہیں ملتا اور بعض ایسے لوگ ہیں کہ انہیں کام کے مواقع میسر ہیں مگر وہ کام کرتے نہیں۔"

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید عارضہ قلب کے علاج کے بعد راولپنڈی سے ربوہ پہنچ چکے ہیں اور اب کندھے کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پلاسٹک اور ہینڈ سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر مورخہ 7 دسمبر 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سرجری/ای این ٹی آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گھروں کو پھولوں سے سجائیں

اپنے گھروں کو خوبصورت پھولوں سے سجائیں۔ گل داؤدی خوبصورت رنگوں میں دستیاب ہے۔ موسم سرما کے خوبصورت پھولوں کی پنیریاں مثلاً ڈھلیا، ڈیکوریشن گوبھی، انٹرھینم، وربینیا وغیرہ دستیاب ہیں۔ تازہ

باقی صفحہ 7 پر

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی تقریب سنگ بنیاد

مورخہ 23 نومبر 2003ء بمطابق 27 رمضان المبارک 1424 ہجری بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی تقریب سنگ بنیاد صبح ساڑھے دس بجے منعقد ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر حضور انور کی دعا کردہ اینٹ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے رکھی۔ آپ نے اس کے ساتھ بیت المبارک قادیان کی اینٹ بھی رکھی جس کے بعد مندرجہ ذیل احباب وخواتین کو بنیادی اینٹیں رکھنے کے لئے بلایا گیا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس تحریک جدید، مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر صدر مجلس وقف جدید، مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم ڈاکٹر امتیاز چوہدری صاحب نمائندہ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ، مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب صدر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن، حضرت مرزا عبدالحق صاحب نمائندہ امراء اضلاع پاکستان، مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی نمائندہ ربوہ، مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نمائندہ مربیان، مکرمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ نمائندہ خاندان حضرت مسیح موعود، مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان، محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، مکرم قاسم احمد صاحب آرکیٹیکٹ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ، مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ، مکرم کرنل (ر) ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال، مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سینئر ڈاکٹر فضل عمر ہسپتال، مکرم عبدالجبار صاحب سینئر کارکن فضل عمر ہسپتال، مکرم ماجد احمد خان صاحب سیکرٹری تعمیر وتکمیل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ۔

بنیادی اینٹیں رکھنے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اس موقع پر چارٹس کی مدد سے اس منصوبہ کی منزل وار وضاحت کی گئی تھی۔ یہ منصوبہ چھ منزلوں پر مشتمل ہوگا۔ ایک بیسمنٹ اور ایک لوئر گراؤنڈ فلور کے بعد چار مزید منزلیں تعمیر کی جائیں گی۔ مکرم قاسم احمد صاحب آرکیٹیکٹ لاہور نے اس کو ڈیزائن کیا ہے۔ مکرم ٹھیکیدار عتیق الرحمن صاحب اس کا تعمیری کام کریں گے۔ اس منصوبہ کی تعمیر اور تکمیل کے سیکرٹری مکرم ماجد احمد خان صاحب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ہیں۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد نمائندہ الفضل نے اس منصوبہ کی تفصیلات کے لئے مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب اور مکرم ماجد احمد خان صاحب سے انٹرویو کیا جنہوں نے خدمت خلق کے اس عظیم منصوبہ کے خدوخال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ فضل عمر ہسپتال کو جدید ہسپتال بنایا جائے اور یہاں ایک ایسے دل کے امراض کا ہسپتال بھی ہو جس کا شمار دنیا کے جدید ہسپتالوں میں کیا جاسکے۔ فضل عمر ہسپتال میں دل کے امراض کے ونگ کی تعمیر کیلئے بعض احباب کی طرف سے مالی اخراجات دینے کی پیشکش کے پیش نظر اس منصوبہ پر کام کا آغاز تقریباً ڈیڑھ سال سے ہو چکا تھا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس نئے ونگ کا منصوبہ پیش ہوا تو آپ نے اس ونگ کو عظیم الشان اور جدید ہارٹ انسٹی ٹیوٹ بنانے کی منظوری فرمائی اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کا نام عطا فرمایا۔

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کی یہ عمارت حال ہی میں فضل عمر ہسپتال میں تعمیر ہونے والے بیگم زبیدہ بانی ونگ سے تین گنا بڑی ہے۔ اس میں اوپن ہارٹ سرجری، انجیو گرافی، انجیو پلاسٹی وغیرہ سے لے کر دل کے جملہ امراض کے علاج کی سہولت میسر ہوگی۔ یہ انسٹی ٹیوٹ اپنی گنجائش کے لحاظ سے تو پاکستان میں چوتھا دل کے امراض کا ہسپتال ہوگا مگر اپنے معیار اور سہولیات کے اعتبار سے انشاء اللہ شاید سب کو پیچھے چھوڑ جائے۔

اس ضمن میں امریکہ اور یورپ سے کئی ڈاکٹروں کی آمد متوقع ہے۔ اس میں دو آپریشن تھیٹر، دو کیتھ لیب (Cath Labs)، 300 افراد کے لئے آؤٹ ڈور، ایک جدید آڈیٹوریم اور 80 سے زائد بستروں کی گنجائش ہوگی۔

اس انسٹی ٹیوٹ کو انشاء اللہ ایک منفرد عالمی خصوصیت یہ بھی حاصل ہوگی کہ دنیا میں کسی شہر جس کی آبادی پچاس ہزار کے لگ بھگ ہو اس میں امراض قلب کے لئے ایسی جدید سہولت موجود نہیں جو مرکز سلسلہ ربوہ میں میسر آجائے گی۔ عالمی معیار کی جدید سہولتوں سے آراستہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی لوگ علاج کے لئے یہاں آسکیں گے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ڈاکٹرز کی ٹریننگ کا کام بھی کرے گا اور ماہر ڈاکٹرز کی نگرانی میں جونیئر ڈاکٹرز تربیت حاصل کریں گے۔

اس منصوبہ کو انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کی دعاؤں سے دو اڑھائی سالوں میں مکمل کرلیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس منصوبہ کی تعمیر اور تکمیل کے تمام مراحل میں برکت عطا فرمائے۔ اور اس کو نافع الناس بنائے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 6 دسمبر 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m ترجمۃ القرآن
1-35 a.m مجلس سوال وجواب
2-45 a.m خطبہ جمعہ
3-55 a.m ملاقات
5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m یسرنا القرآن
6-25 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m کہکشاں
8-05 a.m مشاعرہ
9-30 a.m کوئز۔ انوار العلوم
10-05 a.m سوال وجواب
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m فرانسیسی سروس
1-35 p.m مجلس سوال وجواب
2-40 p.m یسرنا القرآن
2-55 p.m انڈونیشین سروس
3-55 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-20 p.m ورائٹی پروگرام
5-05 p.m تلاوت، خبریں
5-55 p.m سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m بستان وقف نو
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

اتوار 7 دسمبر 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m بستان وقف نو
2-10 a.m مجلس سوال وجواب
3-20 a.m مشاعرہ
4-20 a.m یسرنا القرآن
4-35 a.m تعارف کتب "سراج منیر"
5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-40 a.m مجلس سوال وجواب
7-40 a.m تقریر۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب
8-25 a.m خطبہ جمعہ
9-25 a.m تاریخ احمدیت۔ کوئز
10-05 a.m گلشن وقف نو
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-40 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m سپینش سروس
1-55 p.m مجلس سوال وجواب
2-35 p.m کوئز تاریخ احمدیت
3-30 p.m انڈونیشین سروس
4-30 p.m تقریر: مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m خطبہ جمعہ
7-00 p.m گلشن وقف نو
8-05 p.m فرانسیسی سروس
9-05 p.m جرمن سروس
10-05 p.m ورائٹی پروگرام
11-05 p.m لقاء مع العرب

سوموار 8 دسمبر 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m بچوں کا پروگرام
2-20 a.m سوال وجواب
3-20 a.m تقریر
4-00 a.m سوال وجواب
5-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 a.m چلڈرنز کارنر
6-25 a.m سوال وجواب
7-30 a.m کوئز۔ روحانی خزائن
8-20 a.m فرانسیسی سروس
9-25 a.m کوئز۔ خطبات امام
10-00 a.m گلشن واقفین نو

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 1

درس کے آخر پر حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے، گزشتہ صلحاء امت، عمومی طور پر عالم اسلام کے لئے، نظام جماعت اور تمام احباب و خواتین جماعت عالمگیر کے لئے دعا کی تحریک کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اس کے علاوہ حضور نے واقفین زندگی، واقفین نو، شہداء احمدیت اور ان کے پسماندگان، اسیران راہ مولیٰ کی آزادی، مختلف مسائل سے دوچار لوگوں، بیماروں، مظلوموں، بے اولادوں، درویشان قادیان، اہل ربوہ کے لئے، مالی قربانی کرنے والوں، دکھوں سے چور انسانیت کے لئے اور جماعت کے ابتلاؤں کے دور ختم ہونے کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ جس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

آپ کی خوراک آپ کے اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہے

ایک عظیم الشان صداقت اور جدید تحقیق

عبدالسمیع خان ۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل

مشاہدے سے پتہ چلتا ہے اور قرآن کریم اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ روح اور جسم کا نہایت گہرا تعلق ہے جسمانی افعال اور اعمال کا روح پر اثر پڑتا ہے۔ ایسا ہی روح کا اثر بھی جسم پر پڑتا ہے جس شخص کو کوئی غم پہنچے آخر وہ چشم پر آب ہو جاتا ہے اور جس کو خوشی ہو آخر وہ تبسم کرتا ہے جس قدر ہمارا کھانا، پینا، سونا جاگنا، حرکت کرنا، آرام کرنا، غسل کرنا وغیرہ افعال طبعیہ ہیں۔ یہ سب ہماری روحانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہماری جسمانی بناوٹ کا ہماری انسانیت سے بڑا تعلق ہے۔ دماغ کے ایک مقام پر چوٹ لگنے سے یکلخت حافظہ جاتا رہتا ہے اور دوسرے مقام پر چوٹ لگنے سے ہوش وحواس رخصت ہوتے ہیں۔ وبا کی ایک زہریلی گیس کس قدر جلدی سے جسم پر اثر کرتی ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اندرونی سلسلہ جس کے ساتھ تمام نظام اخلاق وابستہ ہے۔ درہم برہم ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات انسان دیوانہ ہو کر چند منٹ میں گزر جاتا ہے۔ غرض جسمانی صدمات بھی عجیب نظارہ دکھاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ روح اور جسم کا ایک ایسا تعلق ہے کہ اس راز کو کھولنا انسان کا کام نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ علم بخشے تو اس راہ میں مزید آگے قدم بڑھایا جاسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر قرآن کریم کے جن عظیم الشان اسرار سے پردہ اٹھایا ہے ان میں ایک حیرت انگیز اور دلچسپ مسئلہ خوراک کا اخلاق پر اثر بھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہ صرف خوراک بلکہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نہ صرف حلال طیب کھانے کا حکم دیتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نکتہ کو پیش نظر رکھ کر بڑی تفصیل سے کھانے پینے کے آداب بھی سکھائے ہیں۔

اس فلسفہ پر مزید غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے اصلاح کے تین درجات بیان فرمائے ہیں اوّل یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنیٰ خلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریقے پر چلیں۔ نہ ننگے پھریں، نہ مردار خور ہوں اور نہ کوئی اور بے تمیزی ظاہر کریں۔

دوم یہ کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق سکھائے جائیں۔ اور سوم یہ کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو چکے ہوں ان کو شربت محبت اور وصل کا مزہ چکھایا جائے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو تمام دنیا ہی ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ اور ظهر الفساد في البر والبحر کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ قرآن کریم نے کس طرح اپنے اولین مخاطبین کو وحشیوں سے انسان اور پھر انسان سے باخدا اور خدا نما بنایا اس کی تدریجی ترقی پر نظر ڈالیں تو یہ پُر معرفت قاعدہ سامنے آئے گا کہ اوّل خدا نے یہ چاہا کہ انسان کو نشست و برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریقوں سے نجات دے اور حیوانات کی مشابہت سے کلی تمیز بخش کر ایک ادنیٰ درجہ کی اخلاقی حالت جس کو ادب اور شائستگی سے موسوم کر سکتے ہیں سکھا دے۔ پھر ان نیچرل عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاق رذیلہ کہتے ہیں اعتدال پر لائے تا وہ اخلاق فاضلہ کے رنگ میں آجائیں اور پھر آخری مرحلہ ترقیات کا یہ ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جاوے

حلال اور طیّب

انسانی ترقیات کی عمارت کو سیدھا رکھنے اور ہر کجی سے بچانے کے لئے ابتدائی مراحل خصوصی توجہ کے محتاج ہیں۔ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کام یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کے لئے پاک چیزوں کو تو حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک اشیاء کو ان کے لئے حرام ٹھہراتے ہیں۔ (الاعراف:158)

پھر قرآن کریم کی 25 سے زیادہ آیات میں حلال اور طیب غذاؤں کی ترغیب دی ہے۔ سورۃ مومنون میں تمام نبیوں کی امتوں کو مخاطب کر کے یہی حکم دیتا ہے فرمایا:

یعنی اے تمام رسولوں کے متبعین! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ تم کس رسول سے منسوب ہو اگر تم قرب الٰہی کی ذرہ برابر بھی خواہش رکھتے ہو۔ کہ تم حلال اور طیب اشیاء کھاؤ اور اعمال صالحہ بجالاؤ۔ (المومنون:52)

اس میں اشارہ ہے کہ طیب اور پاک خوراک ہی کے نتیجے میں تمہیں نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملے گی۔

پس حقیقت یہ ہے کہ انسان کی خوراک کا اس کے اخلاق پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے اور جس قسم کے اثرات کسی غذا میں پائے جائیں ویسے ہی جسمانی اور اخلاقی تغیرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ چونکہ دنیا میں انسان کو اپنے تمام طبعی جذبات ابھارنے اور ان کو ترقی دینے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ ان کا برمحل استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کر سکے اس لئے قرآن کریم نے ان غذاؤں کے استعمال سے منع فرما دیا ہے جن کا کوئی جسمانی، اخلاقی یا روحانی ضرر ظاہر ہو۔

حرام اشیاء کی حکمت

اللہ تعالیٰ نے مردار، خون اور سؤر کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے اسی طرح ہر ایسی چیز کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اب ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اپنے اندر بہت بڑے نقصانات نہ رکھتی ہو۔ مردار کو لے لو اگر وہ بالکل بوڑھا ہو کر مرا ہے۔ یا کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے یا کسی بیماری اور زہر کے نتیجہ میں مرا ہے تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو اس کے گوشت کو زہریلا اور ناقابل استعمال بنا دیتی ہیں اور اگر وہ کسی صدمہ سے مرا ہو مثلاً کنویں میں گر کر یا جانوروں کی باہمی لڑائی سے مرا ہو۔ تب بھی اس کے خون میں زہر پیدا ہو جاتا ہے۔

اور خون تو اپنی ذات میں ہی ایسی چیز ہے جو کئی قسم کی زہریں اپنے اندر رکھتا ہے اور طبی لحاظ سے اس کا استعمال صحت کے لئے تباہ کن ہے۔ یہی حال سؤر کے گوشت کا ہے اس کے استعمال سے بھی کئی قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ نیز سؤر میں بعض اخلاقی عیوب بھی پائے جاتے ہیں۔ جو اس کا گوشت کھانے والوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ خنزیر کے نام میں ہی اس کی حرمت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ خنزیر کا لفظ خنز اور آر سے مرکب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنی خراب اور آر کے معنی میں دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے اسے خدا کی طرف سے ملا ہے وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے۔

اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو سؤر کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سو (یعنی بُرا) اور ار سے مرکب ہے یعنی میں اس کو بہت برا دیکھتا ہوں اور اس بات کا علم کس کو نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور بے غیرت اور دیوث ہے۔ پس ایسے بد کا اثر بھی بدی ہی ہوگا۔ جیسا کہ یونانی اطباء نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی تھی کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔

اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر ذبح کی جائے اس کا استعمال بھی انسان کو بے غیرت بنا دیتا ہے اور اس کے دل سے اللہ تعالیٰ کا ادب دور کر دیتا ہے، اسی طرح پینے کی چیزوں میں سے شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہ عقل انسانی پر پردہ ڈالتی اور اس کی ذہانت اور علم کو نقصان پہنچاتی ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے ایسی اشیاء کا کھانا جائز قرار دیا ہے جو انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی ترقی کا موجب ہوں اور پھر حلال اشیاء میں سے بھی طیبات کے استعمال پر زیادہ زور دیا ہے۔ یعنی ایسی اشیاء پر جو انسان کی صحت اور طبیعت کے موافق ہوں اور جن کے استعمال سے اسے کوئی ضرر لاحق ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

اعتدال اور توازن

اس سے ظاہر ہے کہ مذہب نے اخلاق پر خوراک کے اثر کو تسلیم کیا ہے اور اس کو خاص قیود اور شرائط سے وابستہ کر کے اخلاق کے حصول کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر غذا میں اعتدال اور توازن پیدا کرنے کا حکم دیتا ہے فرمایا:

کلوا واشربوا ولاتسرفوا

یعنی کھاؤ اور پیؤ مگر کسی چیز کی حد سے زیادہ کثرت نہ کرو۔

اس اصول کو چھوڑنے کی وجہ سے بہت نقصان پہنچتے ہیں۔ مثلاً تجربہ سے ثابت ہے کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے۔ رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نہایت کمزور دل ہو جاتے ہیں اور ایک خداداد اور قابل تعریف قوت کھو بیٹھتے ہیں۔

اس کے بالمقابل جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں۔ اور نباتاتی غذاؤں سے بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ وہ حلم اور انکسار کے خلق میں کمزوری دکھاتے ہیں جب کہ درمیانہ روش کو اختیار کرنے والے دونوں قسم کے اخلاق کے وارث بنتے ہیں۔

سائنسی تحقیق

خوراک اور اخلاق کے درمیان گہرے تعلق کے ضمن میں یہ انسانی زندگی کے وہ بنیادی اور عظیم الشان حقائق ہیں جن کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بڑے منظم اور تفصیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے اور کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔ مگر مغربی دنیا اس کا انکار کرتی رہی۔ جس کے نتیجہ میں وہ ناقابل بیان اذیت سے دوچار ہے اور اب مجبور ہو کر ان حقائق کا اقرار کرنے پر مجبور ہے جو قرآن نے دنیا کے سامنے رکھے تھے۔ چنانچہ جب یورپ اور امریکہ میں جرائم کی تعداد

خوفناک حد تک بڑھنے لگی اور ان وارداتوں کی بہت بھاری تعداد کے مجرم 15 سے 25 سال کے نوجوان پائے گئے تو اس کے اسباب میں لامتناہی بحثوں کا آغاز ہو گیا جن میں نفسیاتی اور سماجی محرکات سب آتے ہیں۔ مثلاً بے روزگاری، غربت، اندرون شہر کی کشیدگی، نسلی مسائل، محرومی اور ٹی وی اور فلموں وغیرہ میں تشدد کے مظاہرے اور پھر ان مسائل کے مختلف حل بھی بیان کئے گئے۔ سخت ترین سزاؤں سے لے کر فوجی ڈسپلن کی زندگی تک ہر قسم کے حل۔ لیکن اس تمام بحث و تمحیص میں ایک محرک ہمیشہ نظر انداز ہوتا رہا۔ یعنی خوراک بہت سے لوگ اب بھی اس نظریہ کو دور از کار قرار دے کر مسترد کر دیں گے۔ مگر سالہا سال کے مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً خوراک جرائم کے سلسلہ میں اثر انداز ہوتی ہے۔

سفید چینی

ابھی تک یہ تحقیق بعض پہلوؤں سے بہت پیچھے ہے۔ لیکن محققین نے خوراک اور متشددانہ جرائم میں اضافہ کے درمیانی روابط کا جائزہ لینے کے لئے اچھی خاصی تحقیقات کی ہیں۔ تاہم گزشتہ دو تین سال سے ان کی توجہات کا مرکز سفید چینی بن گئی ہے جس کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔

سفید چینی انسانی جسم میں نشاستے کو مجتمع کر دیتی ہے۔ جو تیزی سے گلوکوز میں تبدیل ہونے لگتا ہے ضرورت سے زیادہ استعمال کی صورت میں خون میں چینی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس چینی کو خارج کرنے کے لئے جگر کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون میں چینی کی اچانک کمی ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس میں دماغ کی طرف سے مزاج کو کنٹرول کرنے، متحرک کرنے اور سکھانے کے پیغامات میں خلل پڑتا ہے۔ چنانچہ انسان اچانک پھٹ پڑنے، حملہ کرنے اور سماج دشمن رویہ اپنانے پر تل جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ذہنی دباؤ، الجھن، تھکن اور غصہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد کیفین، الکوحل اور تمباکو نوشی وغیرہ اس کیفیت کو بڑھانے اور جسمانی کیمیائی نظام کو مزید غیر متوازن کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ چینی کی کھپت میں جتنا اضافہ ہوا ہے جرائم کی شرح اتنی ہی تیزی سے بڑھی ہے اوسطاً ہر روز ایک فرد ساڑھے پانچ چمچے چینی استعمال کرتا ہے۔ برطانیہ میں ایک خاندان جو ماں باپ ایک چار سالہ بچی اور چھ ماہ کے ایک بچے پر مشتمل ہو گیارہ پونڈ چینی فی ہفتہ استعمال کرتا ہے امریکہ میں ایک فرد سالانہ 128 پونڈ چینی استعمال کرتا ہے۔ مٹھائیوں اور مشروبات اور بسکٹوں کے ذریعہ استعمال ہونے والی چینی اس کے علاوہ ہے۔

امریکہ میں ایک جائزہ کے مطابق 85 فیصد مجرم زیادہ چینی استعمال کرنے کے عادی تھے مجرم ذہن کے بچوں میں دیکھا گیا کہ وہ مختلف شکلوں میں سالانہ 400 پونڈ سے بھی زیادہ چینی کھا جاتے ہیں۔

خوراک اور جرم کے درمیان رابطہ کے سلسلہ میں امریکہ کے ایک سابق افسر جیل کی تحقیقات حیرت انگیز ہیں۔ اس کے جائزہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحت مند غذائیں کھانے والے افراد چینی زیادہ کھانے والوں سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ منشیات اور ہیروئن سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ بہتر رویہ اپنانے والے مجرم بھی وہ تھے جنہیں صحت مند خوراک ملی۔

1977ء میں ایک امریکی خاتون نے خوراک کے ذریعہ مجرموں کے علاج کا کامیاب تجربہ کیا۔ انہوں نے جرائم پیشہ افراد کی خوراک میں سے چینی، کافی، الکوحل، مٹھائیاں وغیرہ قطعی بند کر دیں جن دو سو باون قیدیوں کو انہوں نے صحت بخش غذائیں فراہم کیں۔ ان میں سے کوئی بھی دوبارہ جیل میں نہیں آیا اور کوئی جرم نہیں کیا۔

بعض جیلوں میں چینی اور میدہ کو خوراک سے خارج کیا گیا تو ایک سال کے اندر یہ بات ریکارڈ کی گئی کہ قیدیوں کی بیماریاں کم ہو گئیں۔ اور انہیں ادویات کی کم سے کم ضرورت پڑی اور ان میں ڈسپلن کی پابندی بڑھ گئی کیلی فورنیا یونیورسٹی نے بھی جرم اور چینی کے درمیان رابطہ کے بارے میں بہت مضبوط دلائل دیئے ہیں۔ اس نے اپنے جائزہ میں 12 سے 18 سال تک کے 276 نوجوان خطرناک مجرموں کو شامل کیا۔ انہیں مٹھائی آئس کریم اور دوسری میٹھی اشیاء سے محروم کر دیا گیا تو حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے۔ اچھا سلوک اپنانے والے قیدیوں کی تعداد 71 فیصد ہو گئی۔ 50 فیصد خطرناک مجرم راہ راست پر آ گئے اور بقایا میں سے بھی 47 فیصد نے برے خیالات سے نجات پالی۔

(بحوالہ مشرق میگزین 17 راگست 1984ء)

کیلیفورنیا کے ایک ماہر نے جو جرائم کے متعلق علوم کی مہارت رکھتے ہیں دنیا کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ غذا اور جرائم کے درمیان تعلق ہے اور اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ شوئنگ ہالر کے ایک دوست نے درخواست کی وہ اس مسئلے پر غور کرے چنانچہ دونوں نے مل کر ایسے ریفارم ہوم کے بچوں پر تجربات شروع کئے جہاں جرائم کے مرتکب بچوں کو رکھا جاتا ہے۔ ان بچوں کے رویے میں بدتمیزی اور تشدد دونوں عیاں تھے۔ چنانچہ اخراجات میں کمی کے بہانے سے سب سے پہلے کھانے میں مٹھاس کم کی گئی اور پھر کولا وغیرہ جیسے مشروبات کی جگہ ان کو ترکاریوں اور پھلوں کا رس پلایا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بچوں کے رویوں میں دونوں خرابیاں 50% کم ہو گئیں۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ یہ صرف مٹھاس کی کمی کا نتیجہ ہے یا غذا میں مختلف قسم کے وٹامنز وغیرہ شامل کرنے کا۔

گزشتہ دس سال سے یہ تجربات تقریباً 800 بچوں پر کئے جا چکے ہیں۔ کیلیفورنیا کے تمام ہسپتالوں اور جیلوں اور ریفارم ہومز کے عملے کو شامل کر کے ایک ٹیم بنائی گئی ہے۔ ان لوگوں نے اپنے تجربات کے نتیجہ میں بتایا ہے کہ غذا میں وٹامن بی اور میگنیشیم کی کمی کو دور کیا جائے اور غذا کے زہریلے اجزاء کو (جیسے ایلومینیم، کیڈمیم اور سیسہ اور پارہ وغیرہ ہیں) نکال دیا جائے تو انسانی رویہ میں تشدد، غصہ اور جرائم کا رجحان ختم یا پھر کم ہو جائے گا۔

برطانیہ کی ایک اصلاحی افسر خاتون بریڈلے نے اپنے طور پر تحقیق کی اور یہ دریافت کیا کہ عام لوگوں کی نسبت ایک ایسی جیل کے قیدیوں کے جسم میں جہاں بڑے اور خوفناک جرائم کے مرتکب قیدیوں کو رکھا جاتا ہے۔ کیڈمیم کی سطح بہت زیادہ تھی۔ نہ صرف ان قیدیوں کے جسم میں ان کے گھر والوں مثلاً والدین بھائی بہن وغیرہ کے جسم میں بھی کیڈمیم کی سطح زیادہ تھی۔ بہرحال مس بریڈلے اس بات پر زور دیتی ہیں کہ مجرمانہ رویے کی وجہ صرف غذا نہیں اور بھی کئی عوامل ہیں۔ لیکن غذا بہت ہی اہم ہو سکتی ہے۔ غذائیت میں عموماً کمی کی صورت میں نتائج مختلف صورت میں سامنے آتے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ غذا میں فولاد کی کمی کی صورت میں وہ خوامرے یا زائم نہیں بنتے جو جسم میں ایسے مادوں کو دبائے رکھتے ہیں۔ جن سے انسان غصے، تشدد اور غیظ و غضب پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ خیال کہ غذا اور جرائم کے درمیان تعلق ہے۔ ابھی یہ خیال بہت زیادہ پرانا نہیں ہے۔ لیکن شوئنگ ہالر کو یہ یقین ہے کہ آئندہ اس موضوع پر اتنی تحقیق ہو جائے گی کہ لوگ یہ سمجھنے لگیں گے کہ ان کے لئے کون سی غذا محفوظ ہے۔

(الفضل 14 راکتوبر 1990ء)

ابھی اس تحقیق کا غالب رخ چینی کی طرف ہے۔ تاہم اس تحقیق نے خوراک اور اخلاق کے گہرے اور اٹوٹ تعلق کو قوی دلائل سے ثابت کر دیا ہے اور جوں جوں تحقیق کا میدان وسیع ہوتا جائے گا۔ ہر پہلو سے اس اصول کی صداقت بھی طشت از بام ہوتی چلی جائے گی اور ہر قسم کی خوراک میں افراط و تفریط کے بدنتائج سامنے آتے جائیں گے۔ مندرجہ بالا تحقیق کا مرتب اپنے مضمون کے آخر پر لکھتا ہے:

"یہ ایک نئی دریافت ہے قبل ازیں کوئی شخص یہ گمان تک نہیں کر سکتا تھا کہ خوراک اور جرم کے درمیان کوئی باہمی تعلق بھی ہے اور یہ تسلیم کرنے کو کوئی بھی تیار نہیں تھا کہ ناقص خوراک جرائم کا سبب اور محرک بنتی ہے۔ اب ہم نے اس امر کو جان لیا ہے کہ اگر کسی فرد کی خوراک بہتر ہو جائے تو کم سے کم اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ اس فرد کا کیمیائی نظام زیادہ تر اچھائیوں کی طرف راغب ہو جاتا ہے"۔

مضمون نگار کے نزدیک یہ ایک نئی دریافت ہے لیکن ہم علیٰ وجہ البصیرت اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آج سے 1400 سال قبل قرآن کریم نے اس حقیقت کو مربوط سائنسی انداز میں بیان کیا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قولی و عملی تفسیر فرمائی اور بزرگان دین نے خدا سے علم پا کر یہ امر دنیا پر مزید واضح کیا کہ انسانی روح جسمانی تغیرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ پس ہمارا دین غذا اور خوراک پر بھی خاص قیود اور پابندیاں عائد کرتا ہے تا کہ معدہ کے ذریعہ انسانی دل و دماغ پر بداثرات نہ پہنچیں اور حلال اور طیب غذا ہی ایک صالح اور تندرست ذہن کو جنم دے کر اخلاق فاضلہ کا موجب بنتی ہے۔ جو خدا تک پہنچاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی اس مضمون پر تفصیلی بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"دنیا میں لوگ عام طور پر پوچھا کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے کس طرح محبت کریں نیکیوں میں کس طرح ترقی کریں۔ گناہوں اور مختلف بدیوں سے کس طرح بچیں۔ اپنے مقاصد میں کامیابی کس طرح حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سوالات کا یہ جواب دیتا ہے کہ .... اگر تم یہ چاہتے ہو کہ عمل صالح تم سے صادر ہوں تو تم حلال اور طیب چیزیں استعمال کرو۔ اگر تم حرام خوری کرو گے۔ تو تم میں دھوکا بھی ہو گا فریب بھی ہو گا دغا بازی بھی ہوگی لالچ بھی ہو گا۔ معاملات میں خرابی بھی ہو گی اس کے بعد یہ امید رکھنا کہ تم نیکیوں میں ترقی کرنے لگ جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی محض ایک خام خیالی ہے تمہیں دو میں سے ایک چیز بہرحال چھوڑنی پڑے گی یا تو اعمال صالحہ چھوڑنے پڑیں گے۔ اور یا حرام خوری چھوڑنی پڑے گی جو شخص ان دونوں کو اکٹھا کرنا چاہے گا وہ ہمیشہ ناکام ہو گا۔ کامیاب وہی ہو گا جو حرام خوری چھوڑے اور حلال اور طیب رزق حاصل کرنے کی کوشش کرے"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ 181)

شفیق باپ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم ظہر یا عصر کی نماز کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار مسجد نبوی میں کر رہے تھے۔ حضرت بلالؓ حضورؐ کو نماز کی اطلاع دے کر نماز کے لئے آنے کے لئے عرض کر چکے تھے لیکن دیر ہو رہی تھی اور ہم انتظار میں بیٹھے تھے۔ حضورؐ تشریف لائے اس طرح کہ حضورؐ نے ابوالعاص سے حضرت زینبؓ کی بچی امامہ کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا تھا۔ حضورؐ اسی طرح امامہ کو اٹھائے ہوئے آگے بڑھے اور اپنی نماز کی جگہ پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی حضورؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے لیکن امامہ اسی طرح حضورؐ کی گردن پر بیٹھی رہیں اور اسی حالت میں حضورؐ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ حضورؐ نے امامہ کو اٹھائے ہوئے قیام کیا اور جب رکوع کرنے لگے تو انہیں گردن سے اتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدے کئے۔ جب سجدوں سے فارغ ہو کر قیام کیلئے کھڑے ہونے لگے تو امامہ کو اٹھا کر پھر اپنی گردن پر بٹھا لیا اور حضورؐ ساری نماز میں اسی طرح کرتے رہے۔ رکوع کرنے سے پہلے اتار دیتے اور سجدوں کے بعد قیام کے وقت اٹھا لیتے یہاں تک کہ حضورؐ نماز سے فارغ ہو گئے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب العمل فی الصلوٰۃ)

جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء کا انعقاد

حضور انور کے روح پرور خطابات۔ اکتیس ہزار سے زائد افراد کی شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کو 22 تا 24 اگست 2003ء اپنے اٹھائیسویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس رونق بخشی۔ خلافت کی قبا پہننے کے بعد یہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا غیر ملکی دورہ تھا۔ اس طرح یہ جلسہ سالانہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور کا ''پہلا جلسہ سالانہ جرمنی'' اور عالمگیر جماعت احمدیہ میں ''دوسرا جلسہ سالانہ'' تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہوئے۔

یہ جلسہ شہر من ہائیم کی مئی مارکیٹ میں اپنی پوری شان و شوکت سے روحانی ماحول کے لئے منعقد ہوا جس میں اکتیس ہزار ایک سو تریسٹھ افراد نے تینوں دن ذوق و شوق سے خلافت کے تسکین بخش سایہ میں گزارے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر اور نصائح سے استفادہ کیا، حضور پر نور کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اور شب و روز ذکر الٰہی اور عبادات میں گزارے۔ اس روحانی ماحول کی دنیا میں کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ MTA نے تمام کارروائی کو جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کر کے تمام دنیا کو اس روحانی ماحول اور روح پرور نظاروں میں شامل کر لیا۔ جلسہ گاہ کے اندر بیک وقت 11 زبانوں میں ترجمہ کا انتظام موجود تھا۔ ترجمانی کے لئے برطانیہ سے مکرم ملک خلیل احمد صاحب انگلش اور عبدالمومن طاہر صاحب عربی، مکرم فیروز عالم صاحب بنگلہ اور مکرم جہانگیر صاحب فرانسیسی زبان میں ترجمہ کے لئے تشریف لائے۔ بلغارین زبان میں ترجمانی کے فرائض مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے سرانجام دیئے۔

اس مرتبہ جرمن ترجمہ سننے کے لئے ''موبائل آلات ترجمانی'' کا بھی انتظام تھا جس سے بچوں اور ڈیوٹی دینے والے خدام نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور جلسہ گاہ سے باہر ڈیوٹی کے وقت تقاریر سے مستفیض ہوتے رہے۔ اس جلسہ سالانہ کے لئے ربوہ پاکستان سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور برطانیہ سے مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ تشریف لائے اور حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی اور دیگر مقررین نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا جس کو حاضرین نے بڑی توجہ اور ذوق وشوق سے سنا۔

جلسہ سالانہ کے تینوں دن نماز تہجد و درس کا انتظام جلسہ گاہ میں تھا جس میں احباب جماعت جو مئی مارکیٹ میں رہائش پذیر تھے، جوق در جوق شامل ہوئے نیز تینوں دن احباب کو پانچوں نمازیں خلیفہ وقت کی اقتدا میں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

معائنہ انتظامات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جمعرات مورخہ 21 اگست کو ہی مئی مارکیٹ میں تشریف لے آئے تھے۔ شام ساڑھے سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بڑے ہال (مردانہ جلسہ گاہ) میں تشریف لائے اور جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینے والے احباب سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مئی مارکیٹ میں تمام شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جلسہ سالانہ کے دوران مئی مارکیٹ میں ہی رہا اور باقی اوقات میں آپ نے افراد جماعت احمدیہ اور خاندانوں کو شرف ملاقات بخشا۔

22 اگست بروز جمعۃ المبارک

یہ جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ کارکنان جلسہ صبح سے ہی مستعد نظر آ رہے تھے۔ احباب جماعت کی گہما گہمی بڑھتی نظر آ رہی تھی جو اپنی کاروں کو پارک کرنے کے بعد رجسٹریشن کے مراحل میں سے گزرتے ہوئے بڑے ہال میں اور خواتین اپنے جلسہ گاہ کے بڑے خیمہ میں جمع ہو رہی تھیں۔ پارکنگ کا انتظام مئی مارکیٹ سے ملحقہ ائیرپورٹ کی پارکنگ میں کیا گیا تھا جسے ایک پل کے ذریعہ مئی مارکیٹ سے ملایا گیا ہے۔ کارکنان اور معذور افراد کے لئے علیحدہ پارکنگ کا انتظام تھا۔ اسی طرح پرائیویٹ خیمہ جات والوں کے لئے بھی ''خیمہ بستی'' کے پیچھے پارکنگ کا انتظام تھا۔ اس مرتبہ 701 پرائیویٹ خیمہ جات لگائے گئے جو ایک چھوٹی سی بستی کا منظر پیش کر رہے تھے۔

مئی مارکیٹ کے بڑے گیٹ کے سامنے پرچم نصب تھے۔ آج دوپہر ایک بج کر 53 منٹ پر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی کا پرچم لہرایا تو موجود احباب کے نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی دعا کروائی اور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں اطاعت کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نماز جمعہ کے بعد وقفہ ہوا جس میں احباب جماعت نے جو دور دور سے آج یہاں جمع ہوئے تھے اور ان میں ہر رنگ و نسل کے پرانے و نئے احمدی شامل تھے آپس میں ملاقاتیں کیں اور اپنا ایمان تازہ کیا۔ حضرت مسیح موعود کے ان پروانوں کی آپس میں محبت قابل دید تھی۔

اجلاس اول

جلسہ سالانہ کے پہلے روز اجلاس اول پانچ بجے سہ پہر مکرم مولانا عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے ''قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے'' کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔ اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے جرمن زبان میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع حضرت مسیح موعود کا یہ مشہور ارشاد تھا کہ ''میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے..........'' آپ نے اپنی تقریر میں متعدد احمدی احباب کی علمی ترقی اور اپنے اپنے شعبہ جات میں کمال حاصل کرنے کی بابت بتایا۔ آج درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے ہال کے اندر گرمی کی شدت تھی۔ احباب جماعت کی گھبراہٹ کو مکرم نیشنل امیر صاحب نے محسوس کر لیا اور چند منٹ احباب سے خطاب فرمایا جس میں صبر اور توجہ سے تقاریر سننے کی تلقین فرمائی۔ آج کی آخری تقریر مہمان مقرر چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے ''تعلق باللہ روزمرہ زندگی کے حوالے سے'' کے موضوع پر کی۔

اجلاس کے اختتام پر وقفہ برائے طعام ہوا جس کے بعد احباب وضو کر کے جوق در جوق بڑے ہال میں صفوں میں بیٹھ گئے۔ اس مرتبہ قالین بچھانے کے بعد ٹیپ کی پٹیوں سے سیدھی لکیریں لگا دی گئی تھیں تاکہ صفیں سیدھی بنیں اور جگہ کا پورا پورا استعمال ممکن ہو سکے۔ نماز مغرب وعشاء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں پڑھی گئیں۔ نماز اور تسبیحات کے بعد اسٹیج کے قریب لگی ہوئی بڑی اسکرین پر MTA جرمنی کی طرف سے ان کا اپنا تیار کردہ ایک پروگرام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ جات جرمنی کے متعلق پیش کیا گیا۔ پروگرام کیا تھا ایسا معلوم ہوا کہ ہم سب ماضی میں سے گزر رہے ہیں۔

23 اگست بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ حسب سابق آج نماز تہجد ہوئی جس میں کثیر احباب نے شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر کی امامت فرمائی۔ درس حدیث کے بعد وقفہ ہوا۔

اجلاس اول: اجلاس اول صبح 10:10 پر مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد واقفین نو بچوں نے ترانہ پیش کیا جس کے بعد مکرمہ اختر درانی صاحبہ نیشنل سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ جرمنی کی تقریر جو خواتین کے جلسہ گاہ میں ہو رہی تھی مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنائی گئی۔ موضوع تھا ''واقفین نو سے توقعات''۔ اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نیشنل سیکرٹری پریس نے ''مطالعہ کتب کی اہمیت'' پر تقریر کی۔ اس کے بعد وقف نو بچوں کا پروگرام تھا۔ کئی سو بچے اسٹیج کے سامنے گرین ایریا میں اپنے اپنے ریجن کی قطاروں میں بیٹھے تھے۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے انہیں معلومات اور نصائح سے نوازا اور ساتھ ساتھ کچھ سوالات بھی کئے۔ اس کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اسٹیج پر تشریف لے آئے اور وقف نو بچوں کو شرف مصافحہ بخشا جو قطاروں میں حضور کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ اسی دوران وقف نو بچوں کا ایک گروپ ہلکی آواز سے ترانہ بھی پڑھتا رہا۔ آخر پر حضور پر نور نے معاون ریجنل سیکرٹریان وقف نو کو بھی از راہ شفقت شرف مصافحہ بخشا اور پھر لجنہ کے جلسہ گاہ تشریف لے گئے اور اپنے خطاب سے نوازا جس کو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی احباب نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا اور اسکرین پر دیکھا۔

اجلاس دوم: نماز ظہر و عصر کے بعد اجلاس دوم چار بج کر تیس منٹ پر شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے حضرت مسیح موعود کے ایک الہام ''بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیزیں ہیں۔ کنیزیں نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں'' کو موضوع بنا کر اس کی روشنی میں کی۔ دوسری تقریر مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے ''سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع'' کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر اخلاق احمد انجم صاحب نے کی جس کا موضوع تھا ''موعود اقوام عالم''۔ جبکہ اس اجلاس کی چوتھی تقریر ''مغربی معاشرہ میں دینی تعلیمات اور اقدار کی پابندی'' کے موضوع پر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے کی۔ اسی دوران جبکہ جلسہ گاہ میں یہ پروگرام ہو رہا تھا، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسری طرف جلسہ گاہ برائے

متفرق اقوام میں تشریف لے گئے۔ آپ ترک، عرب، جرمن اور دیگر اقوام کے لئے نصب کی گئی مارکیوں میں تشریف لے گئے اور نو احمدیوں سے مصافحہ اور گفتگو کا شرف بخشا۔ نو احمدی احباب حضور پر نور کی اس شفقت سے پھولے نہیں سماتے تھے۔

جلسہ کا تیسرا دن

آج مورخہ 24 راگست بروز اتوار معمول کے مطابق نماز تہجد باجماعت بڑے ہال میں ادا کی گئی۔ نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ درس القرآن کے بعد وقفہ برائے آرام یا سیر و ناشتہ تھا جس کے بعد اجلاس اول معمول کے مطابق دس بج کر دس منٹ پر شروع ہوا۔ آج کی پہلی تقریر مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب مدیر رسالہ نورالدین مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: آنحضور بطور امن کے علمبردار،، کے موضوع پر جرمن زبان میں کی اور اس کا خلاصہ اردو میں بھی پیش کیا۔

اجلاس اول کی آخری تقریر مکرم مولانا ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے کی جس میں آپ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ''شہید احمدیت'' کے حالات سنائے۔

پروگرام کے مطابق آج دوپہر بارہ بج کر پنتالیس منٹ پر جرمن سیشن منعقد ہونا تھا جس کے لئے دور دور سے غیر از جماعت جرمن مہمان تشریف لائے ہوئے تھے اور اسٹیج کے سامنے مخصوص کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں یہ سیشن اپنے وقت پر شروع ہوا۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہٹش نے سامعین کے سامنے، حیات بعد الموت، اور توبہ کی تشریح و تلقین پر پُر جوش اور پُر اثر تقریر کی۔ سامعین نے سوالات لکھ کر اسٹیج پر دیئے ہوئے تھے اور اس دوران لگاتار اور سوالات بھی آ رہے تھے۔ جن کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی اس لئے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہٹش نے سب کے مختصر مگر مدلل جوابات دیئے۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔

دو بج کر پانچ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اسٹیج پر تشریف لائے اور حاضر مہمانان کرام سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضور پرنور نے مذہب کی اہمیت، ضرورت انبیاء، ایمان، عبادت کی ضرورت بیان فرمائی۔ اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے حوالہ جات بھی پڑھ کر سنائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین کو مذہب کے بارے میں غور و فکر کرنے کی تلقین فرمائی اور مغربی مفکرین کے وہ حوالہ جات پڑھ کر سنائے جس میں انہوں نے دین کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ حضور انور کے خطاب کے بعد آپ کی موجودگی میں ہی مکرم امیر صاحب جرمنی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے جو مہمان جلسہ سالانہ پر عرصہ سے تشریف لا رہے ہیں انہیں خلافت سے محبت ہوگئی ہے اسی انس کی وجہ سے یہ پروگرام جلسہ سالانہ کا باقاعدہ ایک حصہ بن چکا ہے۔ جس کے بغیر ایک تشنگی سی باقی رہنے کا احتمال ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے جناب ڈاکٹر پیٹر کورس، برگا ماسٹر من ہائیم برائے اسپورٹ اینڈ کلچر کا تعارف کروایا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے سامعین سے مختصر خطاب کیا۔ اپنی تقریر میں آپ نے کہا کہ گزشتہ نو سال سے یہ جلسہ سالانہ یہاں من ہائم شہر کی مئی مارکیٹ میں منعقد ہو رہا ہے۔ شہر کی انتظامیہ آپ کی طرف سے مطمئن ہے۔ اور ہمارا شہر بھی مذہبی رواداری پر فخر محسوس کرتا ہے شہر من ہائم میں 160 قومیتوں کے لوگ امن سے رہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آج یہاں آزادی سے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے پاکستانی احمدی وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے ملک میں یہ مذہبی آزادی نہیں ہے۔ آپ لوگوں کا نصب العین ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' مجھے بہت پسند ہے۔ آج کے دور میں جب کہ قوموں کے درمیان نفرتیں جنم لے رہی ہیں آپ لوگوں کا یہ نیک نمونہ سب کے لئے قابل رشک ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر پیٹر کورس صاحب نے محترم امیر صاحب کو شہر من ہائم کی ایک تصویر تحفۃً پیش کی اور امیر صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو قرآن کریم کا جرمن ترجمہ تحفۃً پیش کیا۔

اختتامی اجلاس

وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر کے بعد آج کا دوسرا اور جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء کا اختتامی اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر چار بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ حضور پرنور اسٹیج پر رونق افروز ہوئے تلاوت اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کا اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے آخری دن کی تقریر جہاں ختم فرمائی تھی وہاں سے آگے شروع فرمائی اور شرائط بیعت نمبر 4`5`6 کی تشریح احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں بیان فرمائی۔ اختتامی دعا کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے روحانی اثر سے تادیر مخمور رکھے، آمین۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2003ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35397 میں صالحہ داؤد بنت چوہدری محمد داؤد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پرائز بانڈ مالیتی -/2000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 6 ماشے -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صالحہ داؤد بنت چوہدری محمد داؤد گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد داؤد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری بشیر احمد کراچی

مسل نمبر 35398 میں منعم عمران ولد عبدالشکور قوم جندران پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منعم عمران ولد عبدالشکور کراچی گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد ناصر وصیت نمبر 27541 گواہ شد نمبر 2 وحید منظور میر وصیت نمبر 32388

مسل نمبر 35399 میں امۃ المتین زوجہ رشید احمد بھٹی قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/20000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/26000 روپے۔ دو کٹے مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ المتین زوجہ رشید احمد بھٹی بشیر آباد ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 رانا منیر احمد ولد ہدایت علی وصیت نمبر 25192 گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس ولد محمد صدیق سلیم بشیر آباد ضلع حیدر آباد

مسل نمبر 35400 میں ڈاکٹر قمر احمد علی ولد شمشاد علی قوم آرائیں پیشہ ڈاکٹری عمر ساڑھے اکتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/30000 روپے۔ ایک عدد کلر ٹی وی مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14650 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر قمر احمد علی ولد شمشاد علی ناظم آباد کراچی گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد ناصر وصیت نمبر 27541 گواہ شد نمبر 2 محمد وحید احمد ولد محمد رفیق احمد وصیت نمبر 32387

مسل نمبر 35401 میں منصور احمد خالد ولد خالد نواز قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے

مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد خالد ولد خالد نواز بشیر آباد ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 مرزا امتیاز احمد ولد نذیر احمد بشیر آباد ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر 2 محمد اوریس ولد محمد صدیق بشیر آباد ضلع حیدر آباد

ہنی فوس (ناروے) میں ایک دینی نشست

چوہدری افتخار حسین اظہر صاحب

ہنی فوس (Hone Foss) کا شہر اوسلو (Oslo) سے جنوب مغرب کی سمت 60 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ''فوس'' نارویجن زبان میں آبشار کو کہتے ہیں۔

اس شہر کے وسط میں قدرتی بہتے ہوئے پانی کو آبشار کی شکل دے دی گئی ہے۔ سیر و سیاحت کا شوق رکھنے والے اس آبشار کو ضرور دیکھتے ہیں۔ ہنی فوس کے گرد و نواح میں سنگلاخ چٹانیں اور بلند و بالا پہاڑ بھی ہیں۔ شہر کی کچھ سمتوں پر سمندری پانی سست روی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتا ہے۔ دلپذیر جنت نظیر وادیاں بھی اس علاقہ میں پائی جاتی ہیں جو موسم سرما میں برفانی دودھیائی لحاف اوڑھے اونگھتی نظر آتی ہیں۔ موسم گرما میں یہ دیدہ زیب اور دلفریب منظر پیش کرتی ہیں۔ قدرت کی اس حسین اور دلکش صنعت پر دل کھول کر داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

اس شہر میں ہمارے ایک احمدی دوست مرزا محمد اشرف صاحب اپنے خاندان کے ہمراہ رہائش پذیر ہیں۔ آپ 1980ء کی دہائی میں یہاں آ بسے تھے۔ مرزا محمد اشرف صاحب ہنی فوس کے علاقہ کے صدر حلقہ بھی ہیں۔ آپ ایک مخلص کارکن، سوشل ورکر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب داعی الی اللہ بھی ہیں۔ دعوت الی اللہ کا جب بھی موقع ملے اس سے بھر پور استفادہ کرتے ہیں۔ مارچ 2003ء میں مکرم مرزا صاحب نے ریڈ کراس کے ایک بڑے ہال میں علمی نشست کا اہتمام بڑے خوبصورت انداز میں کیا۔ یہ نشست ساڑھے چھ بجے شام منعقد ہوئی جس میں 12 معروف نارویجن سعید روحیں جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر کو سننے کے لئے کھنچی چلی آئیں۔

تلاوت کے بعد مکرم نور احمد بولستاد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا اور بتایا کہ جماعت کا Motto ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ باری باری تمام مہمانوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس پروگرام کو سراہتے ہوئے کہا کہ معاشرہ میں ہم آہنگی کے لئے ایسی نشستوں کا انعقاد ضروری ہے۔ ان معزز مہمانوں میں سٹی کونسل کے دو ممبرز، سکول کے اساتذہ، ہیڈ ماسٹرز اور پولیس آفیسرز شامل تھے۔ مکرم ڈاکٹر بلال احمد عطاء صاحب نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔ آخر پر مکرم ڈاکٹر عون بن عقیل صاحب نے جو پیشہ کے لحاظ سے ماہر امراض چشم ہیں فرمایا کہ معاشرہ میں تمام انسانوں کو بلا تفریق حقوق ملنے چاہئیں اور وہ بلا تمیز رنگ و نسل اور مذہب اس کے حقدار ہیں۔

یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ تمام مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کو قرآن کریم کا تحفہ دستخطوں کے ساتھ اور گلدستے پیش کئے۔ اس پروگرام میں 12 نارویجن مہمان اور 18 ممبران جماعت شامل ہوئے۔ یہ نشست رات ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

بقیہ صفحہ 2

11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز سیکھئے
1-05 p.m	چائنیز پروگرام
1-35 p.m	مجلس سوال و جواب
2-35 p.m	کوئز۔ خطبات امام
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	زندہ لوگ۔ ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب
5-10 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال و جواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اطلاعات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مکرمہ گوہر تسنیم صاحبہ بنت مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد آصف صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد رمضان صاحب آف چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا مبلغ 35 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 29 نومبر 2003ء کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ دفتر وقف جدید میں پڑھا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ اسی روز بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ ہوئی اس موقع پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مکرمہ گوہر تسنیم صاحبہ مکرم چوہدری نذیر محمد نذیر صاحب گولیکی دارالشکر ربوہ کی پوتی، مکرم رانا محمد بخش صاحب مرحوم آف اور حمہ کی نواسی اور حضرت مولوی محمد حیات صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف دھیر کے کلاں کی نسل سے ہے۔ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی بوجہ پیٹ میں خرابی بیمار ہیں۔

مکرم محمد احمد قمر سنوری صاحب سیالکوٹ کے بھائی مکرم بشیر احمد سنوری صاحب ناظم انصار اللہ ضلع بھکر کی فریکچر شدہ ہڈی کا کامیاب آپریشن ہو گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سرجیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔

تمام مریضوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

تربیتی پروگرام

مجلس ڈیریانوالہ ضلع نارووال میں مورخہ 21 نومبر 2003ء کو چلڈرن کلاس ہوئی جس میں والدین اور دیگر مہمانان کے علاوہ 115 اطفال و ناصرات نے شرکت کی۔ 43 اطفال و ناصرات سے تحریری ٹیسٹ لیا گیا۔ اگلے روز ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں بچوں اور والدین نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی ضلع نے پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعام تقسیم کئے۔ مجموعی حاضری 215 رہی۔

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ منیجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (KMAP) نے خزاں 2004ء کے سیشن کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 20 دسمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ داخلہ ٹیسٹ 21 دسمبر کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم دسمبر۔

(نظارت تعلیم)

نکاح

مکرمہ عاصمہ شمیم صاحبہ بنت مکرم شمیم احمد سنوری صاحب گرین ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم مشہود احمد خالد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب Dietzen Bach آف جرمنی مبلغ دس ہزار یورو حق مہر پر مکرم آصف چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے دارالذکر میں پڑھا۔ مکرمہ عاصمہ شمیم صاحبہ کا تعلق حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

قرارداد تعزیت

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی وفات پر مجلس عاملہ و ممبران لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے قرارداد تعزیت منظور کی ہے جس میں مرحوم کی خوبیوں اور خدمات دینیہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ بالخصوص ان خدمات کا ذکر ہے جو مرحوم لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں گزشتہ تین سال بطور جنرل سیکرٹری کے بجا لائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جا سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

پھولوں کے ہار، گجرے، بوکے، گلدستے اور زیور سیٹ وغیرہ تیار کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ نیز خوشی کے مواقع پر سٹیج، کمرہ، کار وغیرہ کی تازہ پھولوں سے خوبصورت سجاوٹ کروانے کے لئے تشریف لائیں۔

(گلشن احمد نرسری ربوہ 215206-213306)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	4۔دسمبر	زوال آفتاب	11-58
جمعرات	4۔دسمبر	غروب آفتاب	5-06
جمعہ	5۔دسمبر	طلوع فجر	5-25
جمعہ	5۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-51

بھارت کی طرف سے سمجھوتہ ایکسپریس بحال کرنے کی تجویز بھارت نے پاکستان کو دونوں ممالک کے درمیان سمجھوتہ ایکسپریس سروس دوبارہ شروع کرنے کیلئے 18 اور 19 دسمبر کو مذاکرات کرنے کی تجویز دے دی ہے یہ سروس 2001ء میں بھارتی پارلیمنٹ پر حملہ کے بعد معطل کر دی گئی تھی۔ بھارت کے نئے خارجہ سیکرٹری شاشنک نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم نے ٹرین سروس کی بحالی کیلئے تکنیکی مذاکرات کی تجویز دی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے دونوں ممالک نے یکم جنوری 2004ء سے فضائی رابطے بحال کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

پاکستان نے جنگ بندی عالمی دباؤ پر کی بھارت کے نائب وزیراعظم ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ پاکستان نے کنٹرول لائن پر جنگ بندی عالمی قوتوں کے دباؤ کے تحت کی ہے۔ بارڈر سیکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کے یوم تاسیس کے موقع پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی فوج سرحد سے مبینہ دراندازی کی کوششوں کو ناکام بنا رہی ہے۔

نام چاہے کچھ بھی رکھ لیں ڈیم ضرور بننا چاہئیں وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب کیلئے پانی کا ایشو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس سلسلے میں کالا باغ ڈیم کی فزیبلٹی مکمل ہے جبکہ بھاشا ڈیم کی فزیبلٹی پر کام ہو رہا ہے۔ ہم نے وفاق اور صوبوں سے کہا ہے کہ نام کچھ بھی رکھ لیں مگر ڈیم ضرور بننا چاہئیں۔ کیونکہ پانی ہوگا تو اس کی تقسیم ہوگی۔ صوبوں کے مابین مسائل کا حل باہمی رابطوں سے نکال رہے ہیں۔

صوبہ پنجاب کی کارکردگی کا ایک سال وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ایک سال کے دوران ہماری حکومت کی کوشش رہی ہے کہ ہر محکمے میں ایسی تبدیلی لائی جائے جس کے اثرات اور فوائد عوام تک پہنچیں کیونکہ اصلاحات اور تبدیلی کا فائدہ تب ہی ہو سکتا ہے جب اس کے اثرات عوام تک پہنچیں۔ پہلی مرتبہ کسانوں کو گندم کی صحیح قیمت ملی۔ کپاس کی پیداوار میں 45 فیصد اضافہ ہوا۔ واپڈا کو فنڈ زدے کر کسانوں کیلئے سستی بجلی حاصل کی۔ ایک سال میں 600 کلومیٹر طویل سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا کام مکمل کیا گیا۔ وزیراعلیٰ، پنجاب کی حکومت کی ایک سال کی کارکردگی کے بارے میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

امیگریشن قوانین میں نرمی امریکہ نے امیگریشن قوانین میں نرمی کر دی ہے۔ اب پاکستان سمیت 25 ممالک کے باشندوں پر دوبارہ رجسٹریشن کی پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ مذکورہ ملکوں کے افراد کی اب صرف امریکہ آمد پر تصویریں اور فنگر پرنٹس لئے جائیں گے۔ انہیں 30 دنوں کے اندر اور پھر ایک سال کے بعد دوبارہ رجسٹریشن کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ اقدام پاکستانیوں کیلئے بڑا ریلیف ہے۔ واشنگٹن میں قائمقام پاکستانی سفیر محمد صادق نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ ایسوسی ایشن آف پاکستان پروفیشنلز کی طرف سے امریکہ کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

مشرق وسطیٰ امن منصوبہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے امریکی روڈ میپ کا متبادل منصوبہ جنیوا میں پیش کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ، فرانس، جرمنی، کینیڈا، مصر اور یاسر عرفات نے حمایت کر دی۔ امن منصوبہ دو نوبیل انعام یافتہ شخصیات، اسرائیلی اپوزیشن اور اعتدال پسند فلسطینی دانشوروں نے پیش کیا ہے۔ معاہدے میں مغربی کنارے کے 97.5 فیصد حصے پر آزاد فلسطینی ریاست اور بیت المقدس میں مشترکہ ملکیت کی تجویز ہے۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا کہ جب تک فلسطینی دہشت گردی بند نہیں کرتے امریکہ اسرائیل پر آزاد فلسطینی ریاست کیلئے دباؤ نہیں ڈالے گا۔ اسرائیلی وزیراعظم شیرون اور جہادی تنظیموں نے امن منصوبے کی مخالفت کر دی ہے۔

دہشت گردوں کے خاتمے کیلئے اقدامات

اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ رکن ممالک دہشت گرد گروپوں کے خاتمے کیلئے اقدامات نہیں کر رہے۔ القاعدہ کیمیائی حملوں کی تیاری کر رہی ہے۔ تنظیم کی سرگرمیاں فعال ہیں۔ حملوں کا فیصلہ کر چکی ہے صرف فنی مہارت کی کمی کے باعث کوئی قدم نہیں اٹھا رہی۔ اس پر قابو پانے کیلئے کام کر رہی ہے۔ اس کی امداد کے ذرائع کا کھوج نہیں لگایا جا سکا۔ فلاحی اداروں اور مجرمانہ سرگرمیوں کے ذریعے القاعدہ کی امداد جاری ہے۔ موثر اور جامع قرارداد کی عدم موجودگی میں القاعدہ، طالبان، اسامہ اور ان کی مدد کرنے والوں کے خلاف پابندیاں فائدہ مند ثابت نہیں ہوئیں۔

عراق میں فوجیوں پر حملے عراق میں امریکی فوجیوں پر حملے جاری رہے جن میں دو امریکی فوجی مارے گئے۔ بغداد میں فوجی قافلے پر فائرنگ کی گئی ایک فوجی بم دھماکے میں ہلاک ہوا۔ ری پبلکن گارڈز کے 2 سینئر افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سامرا میں مزید آپریشن ہونگے۔

بھارت اور روس میں بحری بیڑے کا معاہدہ بھارتی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل مادھو یندرا سنگھ نے کہا ہے کہ بھارت روس سے طیارہ بردار بیڑہ ایڈمرل گورشکوف خرید رہا ہے۔ 30۔ارب میں یہ معاہدہ ہو گیا ہے۔ روسی بحری بیڑے میں مگ 29 ساخت کے طیاروں کے دو اسکواڈرن بھی شامل ہونگے۔ آبدوزوں سے متعلق 30 سالہ منصوبہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

بیڈ شیٹ ورضائی کپڑا عرض پونے تین گز
ایکسپورٹ کوالٹی۔ منفرد ورائٹی۔ زنانہ مردانہ بچگانہ گارمنٹس اونی، سویٹر، جرسیاں، جیکٹ، مفلر، سامان ہوزری وسلائی۔
نیو الیاس گارمنٹس گلی بیت اقبال نصر غربی الف ربوہ
دکان 213925-04524 گھر:211706

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

ربوہ پہاپری سنٹر کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔
عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں۔
نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ فون دکان: 211584
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

WANTED
MEDICAL / SALES OFFICE STAFF

FOLLOWING VACANCIES EXIST IN A REPUTABLE HOMOEOPATHIC COMPANY FOR IT S ALLOPATHIC DIVISION FOR PUNJAB PROVINCE

POST	GENDER	QUA.	EXP.	AREA
DOCTORS	MALE / FEMALE	MBBS, FCPS	2 YEARS	LAHORE
DOCTORS	MALE / FEMALE	BSC, DHMS	2 YEARS	LAHORE
MARKETING MANAGER	MALE	MBA, MSC	5 YEARS	LAHORE
ZONAL MANAGER	MALE	BSC, B.A.	3 YEARS	PUNJAB
MEDICAL REP.	MALE	BSC, B.A.	1 YEAR	PUNJAB
DISPENSAR	FEMALE	DHMS	1 YEAR	LAHORE
RECEPTIONIST	FEMALE	F.A., B.A.	1 YEAR	LAHORE

PLEASE SEND YOUR APPLICATIONS WITH COMPLETE DOCUMENTS IMMEDIATELY.
P.O.BOX 4038 LAHORE, PAKISTAN.

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29